نقش آغاز ﷽ مولانا راشد الحق سمیع

امریکہ اور اسرائیل کا یروشلم پر قبضے کی مذموم کوشش

اسرائیل اور امریکہ دو ایسے ممالک ہیں جن کی ظالمانہ پالیسیوں اور جارحانہ عزائم کی بدولت آج ساری دنیا جلتی دوزخ کا منظر پیش کر رہی ہے۔ دن بدن ان کے اسلام کے خلاف منفی اقدامات اور ظالمانہ ہتھکنڈے آشکارا ہوتے جارہے ہیں۔ اسرائیل جس کا وجود ہی ناجائز تھا، ہے اور رہے گا۔ برطانوی استعمار کی چھتری کے نیچے اس کی پیدائش اور پرورش ہوئی۔ اس کے عزائم اور نظریات ابتدا ہی سے استعماریت اور ناجائز تسلط پر مبنی تھے۔ یہی وجہ تھی کہ عالمی دہشت گرد استعماری قوتوں نے اس کو خوب پنپنے اور پھولنے دیا۔ پھر امریکی حکومت نے تو اس کی اندھی تائید وحمایت کے ریکارڈ ہی توڑ ڈالے اور اس کے ہر منفی اقدام اور ہر طرح کی ظالمانہ کاروائیوں کو ہمیشہ سند جواز مہیا کیا اور اس کے خلاف سلامتی کونسل کی تمام مذمتی قراردادوں کو ڈنکے کی چوٹ سے ویٹو قرار دیا۔ اسی طرح اسرائیل نے فلسطینیوں کے گھر مسمار کرنے کی بھی تحریک شروع کر رکھی ہے، اور آئے روز کسی نہ کسی معصوم کے نشیمن بزور طاقت وشمشیر تہس نہس کئے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ بے گناہ شہریوں کا خون بہانا تو اس کا روزانہ کا معمول ہے۔ جس کو دیکھ دیکھ کر اب مسلمانوں کی آنکھ میں نہ تو نمی آتی ہے اور نہ دل میں کوئی چنگاری وحرارت بھڑکتی ہے۔

لیکن اب صورتحال مزید خطرناک اور تشویشناک ہوگئی ہے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شرانگیز اور نفرت انگیز مہم کے علمبردار امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکی سفارت خانے کو تل ابیب سے یروشلم منتقل کرنے کا فیصلہ اعلان کیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا یہ اعلان تمام بین الاقوامی معاہدات، قوانین اور اصولوں کے منافی ہے۔ مسلمان کیا غیر مسلم ممالک جو کہ اسرائیل کے ناجائز وجود کو بطور ریاست تسلیم کر چکے ہیں، وہ بھی اس اقدام کی حمایت نہیں کر پا رہے۔ کیونکہ برطانیہ اور اقوام متحدہ کی سرپرستی میں جب اسرائیل کا قیام عمل میں لایا گیا تو یہ ایک مسلمہ فیصلے کے تحت یہ تسلیم کیا گیا کہ یروشلم اسرائیل کا حصہ نہیں ہوگا۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی نئی قرارداد نمبر ۱۸۱ کے تحت بتاریخ ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء کو یروشلم کی حیثیت کو متعین کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ شہر کسی ایک ریاست کا حصہ نہیں ہوگا، اس کی الگ اور جداگانہ حیثیت ہے، اقوام متحدہ کے مطابق اس شہر کی مذہبی حیثیت تینوں مذاہب کے لئے اہم اور محترم ہے۔ یہی بات یو این جنرل اسمبلی میں ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو قرارداد نمبر ۱۹۴ میں بھی کہی۔ اسرائیل نے ۱۹۴۹ء میں مصر، اردن، شام اور

لبنان سے صلح کے معاہدے کئے۔ان معاہدات میں بھی یروشلم کی یہی حیثیت برقرار رکھی گئی ۔چنانچہ ایک باضابطہ نظم کے تحت مشرقی یروشلم اردن کے پاس چلا گیا، اور مسجد اقصیٰ قبۃ الصخرا مغربی دیوار کنیسہ القیامہ مشرقی یروشلم میں واقع ہے۔ ۱۹۶۷ء کی جنگ میں اسرائیل نے طاقت کے نشے میں مشرقی یروشلم پر قبضہ کرلیا، جسے دنیا سمیت اقوام متحدہ نے آج تک تسلیم نہیں کیا۔اور اسے ''مقبوضہ فلسطین'' کا نام دیا گیا۔

۱۹۸۰ء میں اسرائیل نے ایک بار پھر سنگدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اقوام متحدہ کی قراردادوں کو روندتے ہوئے یروشلم کو دارالحکومت بنانے کا اعلان کیا۔اس وقت او آئی سی اور اسلامی دنیا نے احتجاج کرتے ہوئے اس عمل کو رکوادیا۔

۲۰۰۴ء میں عالمی عدالت انصاف یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ یروشلم اسرائیل کا حصہ نہیں۔اسی طرح یروشلم کے معتبر ترین مسیحائی رہنماؤں نے بھی ڈونلڈ ٹرمپ کو ایک احتجاجی خط لکھا ہے،اور ان کو دھمکی دی ہے کہ سفارتخانہ یروشلم منتقل کرکے آپ ناقابل تلافی نقصان اٹھائیں گے۔

یہ تھا اس مسئلہ کا قانونی اور بین الاقوامی پس منظر مگر امریکہ جو کہ پوری دنیا میں جمہوریت ،دستور کی بالادستی، بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کا نام نہاد علمبردار ہے،تمام زمینی حقائق کو پس پشت ڈالتے ہوئے مسلمانوں اور معصوم فلسطینیوں کے زخموں پر نمک پاشی کررہا ہے۔ یہ سفارتخانے کی تبدیلی کا مسئلہ نہیں بلکہ فلسطینیوں کے سارے علاقے کو اسرائیل کی گود میں ڈالنے والی مہم کا پیش خیمہ ہے۔جس سے واضح ہوتا جارہا ہے کہ آخر امریکہ اور دیگر مسلم دشمن قوتیں بھی اسرائیل کا ساتھ دینے کیلئے صف بستہ نظر آرہی ہیں لیکن مقابل میں مسلمانوں کی ۳۷ ممالک کا فوجی اتحاد،عرب ممالک ، او آئی سی ،تاحال خاموش تماشائی نظر آرہی ہے،معلوم نہیں کہ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کا سورج کب طلوع ہوگا اور کب صدیوں پر محیط یہ ظلم کی سیاہ رات ڈھلے گی ؟ خطہ ارض تو خونِ مسلم سے سارا لہولہان ہو چکا ہے اور ظالم تو اپنے سارے ہنر اور گُر آزما چکا ہے۔مسلمان حکومتوں کی پابندیوں بے حمیتی اور امریکی غلامی کے باعث عالم اسلام کے تمام غیور مسلمان اپنے فلسطینی بھائیوں کی کچھ بھی مدد نہیں کرسکتے اور نا ہی ان کے شانہ بشانہ یہودیوں کے خلاف جہاد کرسکتے ہیں۔

یہ کس قدر باعث افسوس ہے اور ہم بھی صرف فلسطینیوں کو اپنے ناتواں قلم کی سیاہی، چند بے ربط سطروں اور جلے دل کی قاشوں کے علاوہ کچھ بھی پیش نہیں کرسکتے اور نہ ہی ہماری آہِ نارسا میں وہ گرمی اور وہ تب وتاب ہے جو درقبولیت تک پہنچ سکے پھر بھی اے خداوند! یہ دعا ہے کہ تو ہی اپنے مظلوم فلسطینی بندوں کی حمایت اور مدد فرما اور ظالموں سے انہیں خلاصی دے اور عالم اسلام کے بے غیرت و بے حمیت حکمرانوں سے عالم اسلام کو ہمیشہ کے لئے نجات عطا فرما! آمین ۔